بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۲۴۰	یکم شعبان ۱۳۸۸ھ ۔ ۲۴ اخاء ۱۳۴۷ ہش ۔ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۸ء	جلد ۵۷/۲۲

87

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۲۳ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ خفیف سا ضعف ہے۔ ویسے تمام طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۔۔ ربوہ ۲۳ اخاء۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی قریباً دو ہفتہ لاہور میں قیام فرمانے کے بعد کل ۲۲ اخاء (اکتوبر) ۱۲½ بجے دوپہر ربوہ واپس تشریف لے آئیں۔ تھکان کی وجہ سے آپ کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

۔۔ اللہ تعالےٰ نے محمد شریف صاحب اختر اکونٹنٹ دفتر روزنامہ الفضل کو ۷ اخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق ۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء بروز سوموار فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے بچے کا نام محمد کبیر اختر تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے نوازے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
اجتماع انصار اللہ کا افتتاح فرمائیں گے

(۱) انشاء اللہ العزیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۲۵ اخاء ۱۳۴۷ ہش بروز جمعۃ المبارک انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح فرمائیں گے افتتاحی اجلاس کی کارروائی ٹھیک ساڑھے تین بجے بعد دوپہر شروع ہو جائیگی۔

(۲) مجلس انصار اللہ یہ بھی نوٹ فرمائیں کہ مرکزی اجتماع انصار اللہ میں ۲۷ اخاء (اکتوبر) کو صبح کا اجلاس پونے نو بجے کی بجائے انشاء اللہ ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوگا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد انعامات تقسیم ہوں گے اور اس کے بعد اجلاس کی اصل کارروائی شروع ہوگی

(قائد عمومی)

درخواستِ دعا

مکرم عبدالغنی صاحب سکرٹری مال کویت نے تحریر کیا ہے کہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ٹانگ اور کمر میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر بات اور ہر فعل میں اللہ تعالےٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے

ورنہ انسان خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہیں ٹھہر سکتا

"انسان کو چاہیئے کہ حسنات کا پلہ بھاری رکھے مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کی مصروفیت اس قدر دنیا میں ہے کہ یہ پلہ بھاری ہوتا نظر نہیں آتا۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ فلاں کام دنیا کا ہو جاوے فلاں زمین مل جاوے۔ فلاں مکان بن جاوے۔ حالانکہ اسے چاہیئے کہ افکار میں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اس کے کام ہرگز نہیں آسکتا جب تک کہ خدا تعالےٰ کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا۔ ہر بات اور فعل میں اللہ تعالےٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے۔ ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہیں ٹھہریگا۔ دنیا کا ایک بُت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ کس طرح نمائش اس نے دنیا کے لئے ہی بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے۔ حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں شیخ سعدی نے کیا عمدہ فرمایا ہے۔

"مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار"

اس وقت جس قدر لوگ کھڑے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک ان میں سے میں ضرور زندہ رہونگا لیکن اگر خدا کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے تو ابھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں پس خوب یاد رکھو کہ مومن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے۔ ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جاوے۔ خدا تعالےٰ بڑا رحیم و کریم ہے اور اس کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ تم دکھ پاؤ۔ لیکن خوب یاد رکھو کہ جو اس سے بُعد اور دوری اختیار کرتا ہے۔ اس پر اس کا قہر ضرور ہوتا ہے۔" (تقریر حضرت اقدس ۲۹ دسمبر ۱۹۰۴ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ اخاء ۱۳۴۷ہش

حقیقی مقصدِ حیات کس طرح حاصل ہو سکتا ہے

آج کل بہت سے لوگ ہیں جو دنیا میں اللہ تعالےٰ کی حکومت قائم کرنے کا ادعا رکھتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے ملک میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلامی قانون کے مطابق حکومت قائم کی جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی قانون بہترین قانون ہے۔ اور اگر یہ قانون کسی ملک میں صحیح طور پر نافذ ہو جائے تو اس ملک کے لوگ یقیناً بہترین زندگی کے طور و طریق پر عامل ہوں گے۔ اور ملک میں امن و امان قائم ہوگا۔ کوئی انسان اپنی بنیادی ضرورتوں سے محروم نہ ہوگا وغیرہ وغیرہ

اس لئے یہ بڑا اعلیٰ مقصد ہے مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے اکثر ان میں سے محض حکومت پر زور ڈالتے ہیں۔ کہ وہ یہاں اسلامی قانون نافذ کرے۔ بے شک کسی ملک کی حکومت اگر اسلامی قانون نافذ کرتی ہے تو اس سے بڑے بڑے فوائد کے حصول کی امید کی جا سکتی ہے لیکن جو لوگ حکومت پر زور ڈالنے سے یہاں اسلامی قانون کا نفاذ چاہتے ہیں۔ وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ محض قانون کا نفاذ اس وقت تک حقیقی طور پر مؤثر نہیں ہو سکتا۔ جب تک لوگ خلوص دل سے اس قانون کو تسلیم نہ کریں۔ آجکل قانون کی حکومت کا نظریہ تمام اقوام میں بڑی شد و مد سے پھیلایا جا رہا ہے تاہم قانون کی اگر حکومت قائم بھی ہو جائے تو پھر بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ دنیا نے زندگی کے مقصد کو حاصل کر لیا ہے۔

جہاں تک قانون کا تعلق ہے وہ اجتماعی زندگی میں توازن رکھنے کے لئے ہوتا ہے۔ اور اس کے احکام زیادہ تر منفی حیثیت رکھتے ہیں۔ مثلاً قانون کہتا ہے۔ کہ دوسرے کا مال اس کی مرضی کے بغیر زور سے، چوری سے یا فریب سے حاصل نہ کیا جائے ورنہ ایسا کرنے والے کو سزا ملے گی یا یہ کہ کسی کو ناحق قتل نہ کیا جائے۔ ورنہ قانون مواخذہ کرے گا۔

اس بات کو جانے دیجئے کہ اکثر لوگ ان قوانین میں بھی رخنے نکال لیتے ہیں۔ اور حیلے بہانے تراش کر سزا سے بچ سکتے ہیں۔ اکثر لوگ سزا کا علم ہوتے ہوئے بھی جب موقعہ پاتے ہیں۔ ان جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ چنانچہ آج سب سے مہذب کہلانے والی اقوام میں جرائم کی بہتات بتاتی ہے کہ محض قانون بنا دینے سے جرائم نہیں رکے سکتے۔ تاہم ہمارے پیش نظر یہ بات نہیں ہے۔ فرض کیجئے کہ واقعی جرائم رک جاتے ہیں اور ایسی قومیں ہو سکتی ہیں۔ جن میں چوری قتل اور ہر قسم کے جرائم بند ہو جائیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا ایسی اقوام کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے زندگی کے حقیقی مقصد کو حاصل کر لیا ہے۔

جو لوگ دنیا میں اسلامی قانون کا نفاذ چاہتے ہیں اور اس کے لئے اپنے اپنے ملکوں میں ایجی ٹیشن کرتے ہیں۔ جہاں تک ان کی نیتوں کا تعلق ہے۔ ہمیں کوئی بدگمانی نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر وہ حکومت کے زور سے کسی ملک میں اسلامی قانون کا نفاذ کرا بھی لیں تو کیا اس ملک میں وہ زندگی رونما ہو جائے گی جو اسلام کا مقصد ہے۔ ہمارا مطلب سمجھنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل اقتباس غور طلب ہے آپ فرماتے ہیں:

"گناہوں کا چھوڑنا تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ یہ ایک ذلیل کام ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میں چوری نہیں کرتا زنا نہیں کرتا۔ خون نہیں کرتا اور فسق و فجور نہیں کرتا تو کوئی خوبی کی بات نہیں اور نہ خدا پر یہ احسان ہے۔ کیونکہ اگر وہ ان باتوں کا مرتکب نہیں ہوتا تو ان کے بد نتائج سے بھی وہی بچا ہوا ہے۔ کسی کو اس سے کیا؟ اگر چوری کرتا گرفتار ہوتا سزا پاتا۔ اس قسم کی نیکی کو نیکی نہیں کہا کرتے۔

ایک شخص کا ذکر ہے کہ ایک کے ہاں مہمان گیا۔ بے چارے میزبان نے بہت تواضع کی تو مہمان آگے سے کہنے لگا کہ حضرت آپ کا کوئی احسان مجھ پر نہیں ہے۔ احسان تو میرا آپ پر ہے۔ کہ آپ اتنی دفعہ باہر آتے جاتے ہیں۔ اور کھانا وغیرہ تیار کرواتے اور لانے میں دیر لگتی ہے۔ میں پیچھے اکیلا با اختیار ہوتا ہوں چاہوں تو گھر کو آگ لگا دوں۔ یا آپ کا اور نقصان کر چھوڑوں تو اس میں آپ کا کس قدر نقصان ہو سکتا ہے۔ تو یہ میرا احسان ہے کہ میں کچھ نہیں کرتا۔ ایسا خیال ایک بد آدمی کا ہوتا ہے کہ وہ بدی سے بچ کر خدا تعالےٰ پر احسان کرتا ہے۔ اس لئے ہمارے نزدیک ان تمام بدیوں سے بچنا کوئی نیکی نہیں ہے بلکہ نیکی یہ ہے کہ خدا تعالےٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں۔ اور اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے۔ جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی

خدا تعالےٰ کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اسے پہچانو اور اس پر ترقی کرنا چاہو تو درجہ احسان کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔ اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا ان سے سلوک کرنا اور اگر اس سے بڑھ کر سلوک چاہو۔ تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے۔ کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو۔ نہ بہشت کی طمع نہ دوزخ کا خوف ہو۔ بلکہ اگر فرض کیا جاوے کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے۔ تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔ ایسی محبت جب خدا تعالےٰ سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۸۰ و صفحہ ۱۸۱)

دیکھئے گناہ کے لفظ کا اطلاق عموماً ایسے جرائم پر ہوتا ہے۔ جن میں ایسے جرائم بھی شامل ہیں جن کی سزا کوئی حکومت نہیں دے سکتی۔ مثلاً قتل قانون کے مطابق ایک قابل مواخذہ جرم ہے۔ لیکن اگر آپ کے سامنے کوئی شخص زہر کھالے جس سے وہ مر جائے اور آپ اس کو نہیں روکتے۔ تو دنیا کا کوئی قانون آپ سے اس کا مواخذہ نہیں کر سکتا۔ لیکن آپ کی ضمیر کے نزدیک یہ ایک جرم ہے جو آپ سے سرزد ہوا ہے۔ آپ کی ضمیر آپ کو ملامت کرتی ہے۔ اور اس کو گناہ قرار دیتی ہے۔ ایسے گناہ سے بچنا ضمیر کے نزدیک ضروری تھا۔ تاہم یہ کسی پر کوئی احسان نہیں ہے۔ نہ اس انسان پر جس کی آپ نے جان بچائی ہے۔ اور نہ اللہ تعالےٰ پر نہ کسی اور پر نہ آپ نے کسی ملکی قانون کو قائم کیا ہے۔ آپ نے ایک فرض ادا کیا ہے۔ جو بطور انسان کے آپ پر عائد ہوتا تھا۔ تو سوال یہ ہے کہ جب ایسے گناہ سے بچنا کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ تو قانون جرائم سے بچنا کونسی نیکی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس باریک فرق کو اپنی تحریر میں واضح فرمایا ہے۔ اور بتایا ہے کہ منفی قسم کے اخلاق انسانی زندگی کے حقیقی مقصد میں مدد تو کرتے ہیں۔ لیکن دینی حد تک یہ کوئی نیکی نہیں سمجھے جا سکتے۔ جو انسانی زندگی کے حقیقی مقصد کی تعمیر میں کام آسکتی ہے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

جزائر فجی میں تبلیغ اسلام

بارہ صد میل کا تبلیغی دورہ ۔ ریڈیو پر تقریر ۔ تعلیم و تربیت

تیرہ افراد کا قبولِ حق

(مکرم ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب انچارج مبلغ احمدیہ مسلم مشن فجی)

جزائر فیجی کو جنوبی بحرالکاہل میں مرکزی حیثیت حاصل ہے اور ہر سال ہزارہا کی تعداد میں لوگ سیر و سیاحت کی غرض سے یہاں آتے ہیں نزدیکی ممالک مثلاً آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور دیگر نواحی جزائر سے تو آمد و رفت بذریعہ ہوائی جہاز ہوتی ہے لیکن دُور کے لوگ بڑے بڑے سمندری جہازوں سے آتے ہیں اور ان میں یورپین اور امریکی ممالک کے باشندے بھی شامل ہیں۔ نزدیک کا لفظ تو بحرالکاہل کی وسعت کے لحاظ سے استعمال ہوا ہے ورنہ نزدیک ترین بڑا جزیرہ نیوزی لینڈ بھی یہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز ڈیڑھ ہزار میل سے زائد فاصلہ پر واقع ہے۔

تقریباً ایک صدی قبل یہاں کے بادشاہ نے اندرونی بدامنی اور باہمی قبائلی چپقلش اور خونریزی سے تنگ آکر انگریزوں سے درخواست کی تھی کہ وہ یہاں کی حکومت سنبھال لیں۔ اس وقت سے یہ علاقہ سلطنت برطانیہ کی نوآبادی ہے۔ علاقہ کے مشرقی علاقہ میں چونکہ بارش زیادہ ہوتی ہے اور علاقہ ویسے بھی تمام پہاڑی ہے اس لئے دارالحکومت بھی جنوب مشرقی حصہ میں ہے۔ عمارات اکثر و بیشتر لکڑی کی ہیں۔ یہاں کا دستور العمل انگریزی۔ قانون انگریزی۔ تمدن و معاشرت انگریزی ثقافت انگریزی۔ زبانِ تعلیم انگریزی۔ غرضیکہ سوائے رنگ و نسل کے سب کچھ انگریزی ہے۔ حکومت کا سربراہ انگریز گورنر ہے جو انگلستان سے تعینات ہوتا ہے۔ مقامی حبشی اصل لوگ آپس میں اپنی زبان میں گفتگو کرتے ہیں اور ہندوستانی لوگ اپنی زبان میں۔

دورے:۔

سہ ماہی زیر رپورٹ میں تقریباً ۱۲۰۰ میل کا دَورہ کیا۔ چونکہ ان جزائر میں ریل گاڑی نہیں ہے اس لئے سفر بذریعہ لاری ہوتے ہیں یا بذریعہ ہوائی جہاز۔ اندرونی علاقہ میں سفر پیدل یا گھوڑے پر کیا جاتا ہے۔ نوشوری۔ مازو۔ ناندی۔ لٹوکا۔ با اور نواحی علاقوں میں تبلیغی دَورہ کیا۔

ایک غیر احمدی نے مارو کے علاقہ میں دعوت دی اُس نے اپنے گھر جلسہ کا انتظام کیا جس میں خاکسار کا ایک لیکچر اسلام اور دیگر ادیان پر ہوا اور پھر ایک رکوع کا درس دیا۔ حاضرین میں مسلمانوں کے علاوہ بعض ہندو بھی شامل تھے۔ تقریر کے بعد سوالات کے جواب دیئے۔ کھانے کے بعد دعا کرائی اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ایک احمدی کے نواسے کے عقیقہ پر گیا اور تقریباً تین صد مرد و زن مختلف الخیال لوگوں کی حاضری میں عقیقہ پر نصف گھنٹہ تقریر کی۔

مہابیر جی کے ایک پیرو کو اسلام سے روشناس کرایا اور پردے کی ضرورت واضح کی۔ دورہ کے دوران ایک غیر از جماعت سرگرم کارکن مسلم لیگ (جو لیگ کے جنرل سیکرٹری بھی رہ چکے ہیں) کے گھر اُن کے گاؤں گیا۔ پھر وہ ناندی میں ملنے بھی آئے اور اُن کو تبلیغ کی۔ انہوں نے پھر ملنے کا وعدہ کیا۔ ان کے سوالات کے جواب بھی دیئے۔

ناندی میں ایک غیر از جماعت دوست کے گھر گیا اور قرآن مجید کا درس دیا۔

ریڈیو:۔

سہ ماہی ہذا میں ۲۵ر اگست کی صبح کو ۱۵ منٹ کی ریڈیو پر تقریر کی۔ تقریر ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مشتمل تھی۔ زیادہ تقاریر کے لئے وقت حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیاب کرے۔ آمین۔

سکول:۔

لٹوکا میں ہمارا ایک .T.K سکول چل رہا ہے۔ ایک پرائمری سکول اور مسجد کے لئے زمین حاصل کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

تربیت:۔

تربیت بذریعہ انفرادی ملاقات بذریعہ درس اور خطبہ جات کی جاتی ہے۔ سہ ماہی ہذا میں تیرہ خطباتِ جمعہ پڑھے۔ ۸۴ درس دیئے۔ ہر روز ظہر کے بعد تفسیر صغیر کے علاوہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا جاتا رہا۔ فجر کے بعد روزانہ درس قرآن شریف اور ہر جمعرات کو بعد نماز عشاء تربیتی اجلاس ہوتا ہے جس میں ۴۵ منٹ سے ایک گھنٹہ تک تربیتی تقریر ہوتی ہے۔ جمعہ میں مستورات بھی شمولیت اختیار کرتی ہیں۔ مشن ہاؤس میں عورتوں کے لئے مسجد سے ملحقہ کمرہ ہے۔

تعلیم:۔

مشن ہاؤس میں صبح شام یسرنا القرآن کی کلاسز لگتی ہیں۔ سہ ماہی ہذا میں طلباء کی تعداد ۱۸ رہی۔

زائرین:۔

دو پادری۔ دو بہائی۔ ایک ہندو اور ۲ دو سکھ ملاقات کے لئے آئے جن سے تفصیلی گفتگو ہوئی۔ پادری ہیتھ ورڈسٹ تو کئی بار آئے اور علمی رنگ میں باتیں کرتے رہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں تیرہ ۱۵ افراد نے احمدیت قبول کی۔ الحمد للہ۔

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے ✣

ہم نفسِ لوّامہ پر کس طرح غالب آسکتے ہیں؟

(مکرم ملک رفیق احمد صاحب۔ ربوہ)

نفسِ امارہ کے ساتھ انسان کی جنگ اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک کہ اس کی زندگی میں پورا انقلاب نہ آجائے یہ انقلاب کس طرح آسکتا ہے۔ اور وہ کون سے طریق ہیں جن کو اختیار کرکے ہم نفسِ لوّامہ پر غالب آسکتے ہیں۔ اس کے لئے خدا تعالےٰ نے بنیادی طور پر ہمیں ہدایت دی ہے کہ جو کچھ تمہیں خدا کے رسول کی طرف سے دیا گیا ہے تم اس کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جس چیز سے تمہیں منع کر دیا جائے اُسے بیزار ہو کر ترک کر دو جیسا کہ فرماتا ہے:۔

مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ
عَنْہُ فَانْتَھُوْا۔ (سورۃ الحشر)

کہ رسول جو تمہیں دے اُسے
قبول کر لو اور جس بات سے
منع کرے اس سے باز آجاؤ۔

کامیابی اسی بات پر موقوف ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی بتائی ہوئی مشعلِ راہ کے مطابق اپنی زندگی ڈھالے اسی کے نتیجہ میں وہ اپنی زندگی حقیقی طور پر قائم رکھنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ انسان یہ عزم اور ارادہ کرے کہ وہ ہر مفید اور بہتر کام کو اختیار کرے گا اور اس کے لئے ہر تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار رہے گا۔ کیونکہ دُنیا پھولوں کی سیج نہیں بلکہ منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لئے کانٹوں میں بھی الجھنا پڑتا ہے۔ ؎

جو ہو مفید لینا جو بد ہو اس سے بچنا
عقل و خرد یہی ہے فہم و ذکا یہی ہے

خدا تعالیٰ نے انسان کو آزادی دی ہوئی ہے وہ اپنی مرضی سے دارالنعیم کا مالک بھی بن سکتا ہے اور خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار کر ہلاک بھی کر سکتا ہے۔ جسم خدا تعالیٰ کا عطیہ ہے اس کو صحیح طور پر استعمال کرنا ہر عقل مند اور سمجھدار انسان کا فرض ہے۔ دُنیا دارالابتلاء ہے اور اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہمارے اسلاف اور آباؤ اجداد اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور ہم نے بھی ایک دن اس دارِ فانی سے کوچ کر جانا ہے عقل مندی اور خوش قسمتی اسی میں ہے کہ زندگی کو صحیح طور پر گزارا جائے اور حق کی خاطر آلام و مصائب کو برداشت کیا جائے۔ خدا تعالےٰ کے احکام و نواہی کو اپنی کتاب عزیز میں بیان کر دیا ہے۔ اب ہمارا یہ کام ہے کہ ان کے مطابق عمل کریں۔ صرف علم ہونا کافی نہیں جب تک اس پر عمل نہ کیا جائے۔ اور حقیقت میں علم وہ ہے کہ دماغ سے اُتر کر تمام اعضاء اس سے رنگین ہو جائیں۔ اور بابرکت وہی علم ہے جو عمل کے رنگ میں اپنی چمک دکھاوے۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کمزوریوں اور گناہوں سے بچنے کے لئے ہر شعبہ حیات میں ہمیں ہدایات دی ہیں اور ان میں سے بعض جوامع الکلم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر ان کو اختیار کیا جائے تو اس کے نتیجہ میں انسان تمام کمزوریوں سے بچ جاتا ہے۔ مثلاً آپ نے فرمایا:۔

اَلْاِثْمُ مَا حَاکَ فِیْ صَدْرِکَ

کہ اثم وہ ہے جو نفس میں کھٹکے۔ ہر وہ چیز جس پر بکلی انشراح نہ ہو ترک کر دینی چاہیئے اور اس کے مقابل وہ چیز اختیار کرنی چاہیئے جس کے متعلق ہمیں پورا یقین ہو کہ یہ نیکی کی بات ہے اور متشابہات سے بچنا چاہیئے۔ دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ کہ ایسی چیز جس کے متعلق شک ہو اُسے ترک کرکے ایسی چیز اختیار کر لینی چاہیئے جس کے متعلق شک نہ ہو۔ بخاری میں ایک حدیث آئی ہے:۔

اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ
بَیِّنٌ وَبَیْنَھُمَا مُشَبَّھَاتٌ
لَا یَعْلَمُھَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ
فَمَنِ اتَّقَی الْمُشَبَّھَاتِ
اِسْتَبْرَأَ لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ
وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُھَاتِ
کَرَاعٍ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی
یُوْشِکُ اَنْ یُّوَاقِعَہٗ اَلَا

وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی اَلَا
اِنَّ حِمَی اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ
مَحَارِمُہٗ۔
(بخاری کتاب الوحی باب فضل استبرأ لدینہٖ)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان شبہ والی کچھ باتیں ہیں۔ اکثر لوگ انہیں نہیں جانتے۔ پس جو ان مشتبہ باتوں سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو محفوظ رکھنے کے لئے پوری احتیاط سے کام لیا اور جو ان مشتبہ امور میں جا پڑا تو وہ اس چرواہے کی مانند ہے جو اپنا ریوڑ رکھ کے آس پاس چرا رہا ہے قریب ہے کہ اس میں ریوڑ جا پڑے۔ دیکھو ہر بادشاہ کی ایک رکھ ہوتی ہے۔ خیال رکھنا کہ اللہ کی رکھ اس کی زمین میں اس کی حرام کی ہوئی باتیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہی لوگوں پر رحم کرتا ہے جو کہ دینِ حق کی ہدایات پر عمل کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ وہ اپنا مال، جان، عزت خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ وہ خود برائیوں سے بچتے ہیں اور دوسروں کو ان سے بچنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں اور نیکیوں کو اختیار کرنے اور بدیوں سے متنفر ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی نیت کو درست رکھتے ہیں۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ جتنا ارادہ اور نیت مضبوط اور درست ہوگی اعمال کے نتائج بھی اسی کے مطابق نکلیں گے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ
وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیٍٔ مَّا نَوٰی
(بخاری باب کَیْفَ کَانَ بَدْءُ الْوَحْیِ)

کہ اعمال کا دارومدار نیتوں ہی پر ہے اور یہ کہ ہر انسان کے لئے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔

اگر انسان محض زبان سے اپنے آپ کو کسی دین کی طرف منسوب کر دیتا ہے لیکن اس روح کو پیدا نہیں کرتا جس کو وہ مذہب پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ مذہب اس کو نجات نہیں دے سکتا۔ نجات کے لئے ضروری ہے کہ اپنے دعویٰ کے ساتھ اپنے عملی ثبوت کو بھی پیش کیا جائے۔ چنانچہ قرآن مجید میں جا بجا ایمان کے ساتھ ساتھ عملِ صالح بجالانے کی بھی تلقین کی گئی ہے اعمالِ صالحہ بجالانے کے نتیجہ میں ہی انسان صحیح رنگ میں ایمان دار کہلا سکتا ہے۔ علماء نے ایمان کی تعریف میں بھی اس تصدیق کو شامل کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔
فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْھِمْ
اُجُوْرَھُمْ وَیَزِیْدُھُمْ
مِّنْ فَضْلِہٖ وَاَمَّا الَّذِیْنَ
اسْتَنْکَفُوْا وَاسْتَکْبَرُوْا
فَیُعَذِّبُھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا
(النساء ۱۷۴)

یعنی وہ لوگ جو مومن ہوں گے اور انہوں نے نیک اور مناسب حال اعمال کئے ہوں گے وہ انہیں ان کے اعمال کے پورے پورے بدلے دے گا اور اپنے فضل سے انہیں زائد انعامات سے بھی سرفراز کرے گا لیکن جن لوگوں نے خدا کی ہدایات سے کنارا کیا ہوگا اور تکبر سے کام لیا ہوگا۔ وہ انہیں دردناک عذاب دے گا۔

اِس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف منہ سے اقرار کر لینا ہی کافی نہیں جب تک اپنے افعال کے ساتھ اپنے ایمان کی تصدیق نہ کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:۔

یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کریگا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرضِ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اُس کو مت کھاؤ۔
(کشتی نوح حصہ ہماری تعلیم)

خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اعمالِ صالحہ کے پانی سے ایمان کے درخت کی آبیاری کی جائے۔ اور اسے سرسبز و شاداب رکھا جائے اور اسی کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ عزم اور ہمت سے کام لے کر شیطان اور اس کے دوستوں کو نکال باہر کرنا چاہیئے کیونکہ اسی کے نتیجہ ہی میں ہم اپنے رب کی رضا حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ نیکی کے کام کرتے ہوئے دُنیا کی لعنتوں سے نہیں ڈرنا چاہیئے بلکہ خدا تعالےٰ سے ڈرنا چاہیئے جو سب کا حاکم ہے۔ دنیا کے مصائب کچھ حیثیت نہیں رکھتے وہ دیکھتے ہی دیکھتے دھوئیں کی طرح غائب ہو جاتے ہیں۔ ہمیں یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ ہم خدا تعالےٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ہر ابتلاء اور آزمائش کو برداشت کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ "آزمائش کے رنگ میں مختلف قسم کے ابتلاء اور عوارض انسان پر آتے ہیں۔ جو بہر طور خدا کی مرضی پر راضی ہو جاتا ہے وہ اسے ضرور بدلہ دیتا ہے"۔

دعا ہے اللہ تعالےٰ خود اپنے فضل سے ہمیں دین کا خادم بننے کی توفیق دے۔

لجنہ اماء اللہ کا گیارھواں سالانہ اجتماع

کامیابی اور خیر و خوبی کیساتھ اختتام پذیر ہوا

اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی خطاب فرمایا

ربوہ ۲۱۔ اخاء۔ لجنہ اماء اللہ کا گیارھواں مرکزی اجتماع ۱۸۔ اخاء کو شروع ہو کر کل مؤرخہ ۲۰۔ اخاء کی دوپہر کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ اجتماع اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے نہایت کامیاب رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

اجتماع کا پہلا اجلاس ناصرات الاحمدیہ کے اجتماع کے پروگرام کے لئے مخصوص تھا۔ مؤرخہ ۱۸۔ اخاء کو بعد نماز جمعہ ساڑھے تین بجے لجنات کا افتتاحی اجلاس ہوا جس میں حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے احمدی مستورات سے خطاب فرمایا۔ بعد میں تقریری مقابلے ہوئے۔ اسی روز آٹھ بجے شب مجلس شوریٰ کا اجلاس حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں آئندہ سال کا میزانیہ منظور کرنے کے علاوہ متعدد اہم تجاویز پاس کی گئیں۔ ۱۹۔ اخاء کو پہلے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ نوازش تشریف لاکر مستورات سے خطاب فرمایا اور انہیں بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ حضور کی تقریر کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس اجلاس میں دیگر تقاریر کے علاوہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے بھی خطاب فرمایا۔

آخری روز ذکرِ حبیبؑ کے موضوع پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی تقریر تھی چونکہ علالت طبع کے باعث آپ خود تشریف نہ لا سکیں اس لئے آپ کا رقم فرمودہ ایمان افروز مضمون حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ نے پڑھ کر سُنایا۔ اس روز دیگر تقاریر کے علاوہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی خطاب فرمایا اور تربیتِ اولاد کے موضوع پر خواتین کو اہم نصائح فرمائیں۔

آخر میں تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی جس میں اجتماع میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی بچیوں اور مستورات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

بعد ازاں حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ نے اختتامی تقریر فرمائی۔ اجتماع کی تفصیلی روداد انشاء اللہ جلد شائع کی جائیگی۔

امسال یہ اجتماع اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔ جلسہ گاہ باوجود اس کے کہ گذشتہ سال کی نسبت کافی وسیع بنائی گئی تھی پھر بھی ناکافی ثابت ہوئی۔

گذشتہ سال ۸۵ مقامات سے ۵۸۸ مستورات شامل ہوئی تھیں امسال ۸۶ مقامات سے آنے والی مستورات کی تعداد ۶۲۴ رہی۔ بہترین کام کے لحاظ سے لجنہ اماء اللہ ربوہ اوّل رہی لجنہ کراچی نے دوم۔ لجنہ لاہور نے سوم۔ لجنہ گوجرانوالہ نے چہارم اور لجنہ راولپنڈی نے پنجم پوزیشن حاصل کی۔ تقریری و تحریری مقابلہ جات میں انعام حاصل کرنے کے لحاظ سے لجنہ ربوہ اوّل۔ لجنہ کراچی دوم لجنہ راولپنڈی سوم۔ لجنہ لاہور چہارم رہی۔

اس سال کا اجتماع لجنہ اماء اللہ یہ خاص خصوصیت بھی اپنے اندر رکھتا ہے کہ اجتماع سے چند روز قبل ہی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ارشاد ہوا کہ اجتماع کے موقع پر عورتیں خود روٹی پکائیں۔ چنانچہ چند روز کے اندر اندر سب انتظامات کئے گئے اور ربوہ کی خواتین نے تنور اور لوہے دو پر روٹی پکائی اور تمام انتظام تسلی بخش رہا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

مورخہ ۲۰ر اخاء کی دوپہر کو پُرسوز اختتامی دعا کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کا گیارھواں سالانہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا الحمدللہ۔
(سیکرٹری اشاعت)

درخواستِ دعا

خاکسار کی خوشدامن صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرماویں۔

حکیم صوفی دین محمد۔ احمدیہ دارالشفاء
چوک تھانہ۔ گوجرانوالہ شہر

معاصرین سے

برمنگھم میں جامع مسجد کا منصوبہ اور اسکی ناکامی

برمنگھم کے بالسل ہیلتھ ایریا میں عموماً تارکین وطن کی آبادی زیادہ ہے اسی ایریا میں گوچ اسٹریٹ ایک وقت پاکستانیوں کے کاروبار کا علاقہ تھا۔ کاروباری مرکز ہونے کی وجہ سے اس کے آس پاس ہی ہمارے لوگوں نے رہائشی مکانات لے لئے۔

گوچ اسٹریٹ کی گود میں ایک پلاٹ ہے اور یہاں بورڈ مسجد کی تعمیر کی علامت ہے جسے دیکھ کر قیاس ہوتا ہے کہ یہ بورڈ اس ولولہ کی پاسبانی کر رہا ہے جسے مسلمانوں نے اپنی عبادت گاہ بنانے کے لئے ایک جامع منصوبہ کا نام دیا تھا اور آج جس کا رشتہ پلاٹ اور بورڈ کی کمزور صورت میں ہوا میں معلق ہو کر رہ گیا ہے۔

برمنگھم مسجد کی تعمیر کے منصوبے پر برطانیہ میں مقیم تمام مسلمانوں نے مسرت کا اظہار کیا تھا۔ کیونکہ کلیساؤں کی سرزمین میں مسجد کی تعمیر اسلامی عظمت کی مظہر ہوتی ہے۔ اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے پاکستانی ہائی کمشن کی سرپرستی میں پانچ سال قبل ۷۳ء میں ورکنگ کمیٹی بنائی گئی۔ اجلاس ہوئے۔ تجاویز پیش ہوئیں فیصلے بھی کئے گئے چندہ جمع کرنے کی مہم بھی جاری رہی۔ لیکن اتنا عرصہ گذرنے کے بعد بھی تعمیر کا کام شروع نہ ہوا۔ جو ہماری اپنی بے تدبیری اور بے عملی پر اپنے ہاتھوں مہر تصدیق ثبت کرنے کے مترادف ہے۔ آج مسجد کا ویران و بے آباد پلاٹ زبانی بے زبانی پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اس نیک مقصد کے لئے کیسے لوگ آگے آئے۔ انہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھا کر اپنی نیکی ہی ضائع کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ان کا عمل؟ اس کا ثبوت خود زمین کا یہ ٹکڑا ہے۔ جس میں بے ترتیب خود رو گھاس اگی ہوئی ہے۔ خانہ خدا کے لئے اس مخصوص پلاٹ کے پاس سے گذرتے وقت اب یہ محسوس ہوتا ہے کہ اسلام کے نام لیواؤں کی جبیں مسجدوں کے قابل نہیں ہے۔ اور ان کے دل اس تڑپ سے ناآشنا ہیں۔ یہ توحید کے سوز و گداز سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ پلاٹ جس طرح غیر آباد ہے - - - - - - اسی طرح مسلمانوں کا جذبہ ایمان بھی شاید ویران ہو چکا ہے۔

برمنگھم میں جامع مسجد کی تعمیر کی سکیم ۷۳ء میں پاکستانی ہائی کمشن کی سرپرستی میں تیار کی گئی تھی۔ جس کے لئے برمنگھم کارپوریشن سے ۲۱۷۰ مربع گز زمین حاصل کی گئی اس سکیم کے مطابق مسجد کے علاوہ ایک کار پارک، کیفے ٹیریا اور فلیٹ بلاک کی تعمیر کرنا تھا۔ اخراجات کا تخمینہ تین لاکھ پونڈ کا تھا۔ چنانچہ برطانیہ بھر میں مقیم پاکستانیوں سے اپیل کی گئی کہ دین فرزندگی میں اسلامی شکوہ کی حامل اس مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ دیں۔ تمام پاکستانیوں نے دینی جذبہ سے مغلوب ہو کر مسجد فنڈ میں چندہ دیا۔ مگر پانچ سال کی طویل مدت میں یہ رقم صرف ۷۷،۵۰۰ پونڈ جمع ہو سکی جس میں سے ۱۱،۹۹ پونڈ مختلف اخراجات کے لئے صرف ہو چکے ہیں۔ مسجد کے لئے زمین کی قیمت ۲۴۰۰۰ پونڈ دی گئی

مزید برآں مسجد کا نقشہ بنانے والے معمار کو ۳۲۰۹۲ پونڈ دئے گئے۔ ابھی ۱۱۰۰۶ پونڈ کی ادائیگی باقی ہے۔ دوسرے اخراجات میں سروے فرموں کی فیس شامل ہے۔ چونکہ اتنے سالوں میں مطلوبہ رقم فراہم نہیں ہوسکی اسلئے تین لاکھ پونڈ کا منصوبہ ترک کر کے ایک لاکھ پونڈ کی نئی سکیم اس سال کے شروع میں بنائی گئی اس لئے دوبارہ نقشہ تیار کرنے اور سروے فیس دی گئی۔ مسجد فنڈ میں اسی وقت صرف ۲۱۵۰۵ پونڈ کی رقم جمع ہے اس لئے نئے منصوبہ کی تکمیل کے لئے بھی یہ مشکل درپیش ہے۔ کہ جب تک مزید پچاس ہزار پونڈ جمع نہیں ہوتے۔ اس وقت تک تعمیر کا کام شروع نہیں کیا جا سکتا۔ مسجد کے لئے زمین کے حصول میں اس وقت کافی مشکلات پیش آئی تھیں اور منظوری کے ساتھ کارپوریشن نے بعض شرائط عائد کی تھیں۔ لیکن اتنے سالوں میں مسجد کمیٹی نے ان شرائط میں سے ایک بھی پوری نہیں کی اور معاہدہ کے مطابق بروقت تعمیر کا کام بھی شروع نہ کیا جس وجہ سے کارپوریشن نے چیئرمین مسجد کمیٹی ڈپٹی ہائی کمشنر پاکستان کو مطلع کر دیا تھا کہ اگر مسجد کی تعمیر میں مزید تاخیر بدستور روا رکھی گئی تو طے شدہ شرائط کے مطابق مسجد کا پلاٹ ضبط کرنے کی مجاز ہو گی۔ لہذا مسجد کمیٹی نے سال رواں کے آغاز میں یہ فیصلہ کیا کہ ۱۲ رجون ۷۸ء کو مسجد کا سنگ بنیاد رکھ کر تعمیر کا آغاز کر دیا جائے گا۔ لیکن اس تاریخ کا بھی یہی حشر ہوا پھر تین ماہ کی مزید مہلت ۳۰ ستمبر تک مانگی گئی مگر ذاتی جمع خرچ کے مسجد کمیٹی کوئی عملی قدم نہ اٹھا سکی۔ اب کارپوریشن نے اکتوبر کے آخر تک کی مزید مہلت دی ہے اور اگر اسی طرح مسلمانوں نے کلیسا کی سرزمین میں اسلامی یادگار مسجد کا جو خواب دیکھا تھا، وہ ہمیشہ کے لئے ٹوٹ جائے گا۔

پانچ سال قبل مسجد کا جو پلان بنایا گیا تھا۔ اس کی اب تک سنگ بنیاد کی رسم ادا نہ ہونے کی وجہ سے عام لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات کا پیدا ہو جانا قدرتی امر تھا۔ پھر مسجد کمیٹی کے اراکین کی باہمی چپقلش نے ان شکوک کو مزید تقویت دی ہے۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ عام پاکستانیوں میں مایوسی کے علاوہ بداعتمادی بھی پیدا ہو گئی ہے اور جس نیک مقصد کے لئے خانہ خدا کے ایمان افروز پلان کی تشکیل کی گئی تھی۔ وہ اب بداعتمادی کا شکار ہو چکا ہے اس قسم کی بدعنوانیوں کے پیدا ہونے سے ان لوگوں کی حوصلہ شکنی ہوتی۔ جو خلوص اور نیک نیتی سے مسجد کی تعمیر کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے عزم سے سرشار تھے اور الٹا انہوں نے ممبروں کی باہمی آویزش سے نالاں ہو کر اپنی دلچسپی کا رشتہ توڑ ڈالا۔ اس ساری صورت حال کی ذمہ داری مسجد کمیٹی کے اراکین پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے اپنی ذمہ داریوں سے کوتاہی کر کے لوگوں کے اعتماد کو متزلزل کیا ہے۔

ان حالات سے اب یہ خدشہ سر پر منڈلانے لگا ہے کہ پاکستانیوں نے پانچ سال پہلے مسجد کا جو عظیم الشان منصوبہ بنایا تھا۔ وہ صرف کاغذی نقشہ تھا۔ اور اب ایک مدت سے مجوزہ مسجد کی تعمیر کے لئے بورڈ مخصوص پلاٹ کا پہریدار تھا۔ اسے بھی اکھاڑ دیا جائے گا اور یہ پاکستانیوں کے منہ پر ایسا تھپڑ ہوگا جو ان کی خفتہ ملی حمیت کو جھنجھوڑ نہ سکے گا لیکن ان کی نگاہیں ہمیشہ کے لئے شرم سے جھکا دے گا۔ کیونکہ آجکل یہ افواہ بھی گشت کر رہی ہے کہ اسی جگہ پر سکھ ایک گوردوارہ بنانے کا منصوبہ بنا چکے ہیں۔

برمنگھم مسجد کی تعمیر میں سب سے بڑی رکاوٹ وہ لوگ ہیں جو دراصل مسجد کے نام پر لیڈری کی دکان چمکانا چاہتے ہیں یہ ایک افسوسناک امر ہے کہ مسجد کمیٹی کے ممبروں کی آپس میں اقتدار کے لئے رسہ کشی نے نہ صرف مسجد کی تعمیر ناممکن بنا دی ہے بلکہ انہوں نے اپنی حرکتوں سے دین اسلام اور مسلمانوں کی اجتماعی حیثیت کو بھی شدید نقصان پہنچایا ہے۔

برمنگھم میں جمیعت المسلمین کے زیر اہتمام ایک مسجد پہلے چل رہی ہے۔ کچھ سال قبل اس کے نئے امام علامہ خالد محمود مقرر ہوئے۔ اب ان پر جمیعت المسلمین کے کئی ممبروں نے الزام لگایا ہے۔ کہ امام مسجد نے مسجد میں تفرقہ بازی پیدا کی ہے چنانچہ جمیعت المسلمین دو گروہوں میں تقسیم ہو گئی ایک گروپ امام مسجد کی موافقت اور دوسرا مخالفت میں وجود میں آگیا۔ اس سال کے شروع میں جمعیت کے نئے انتخاب ٹاؤن ہال میں ہوئے۔ جہاں فساد کے خطرہ کے پیش نظر پولیس طلب کی گئی۔ لیکن یہ انتخاب بعد میں مزید تفرقے کا باعث ثابت ہوئے اور پارٹی بازی کھلے بندوں ہونے لگی۔ اسی پر بس نہیں بلکہ مسجد کا اختلافی مسئلہ انگریزی پریس میں بھی مشتہر ہونے لگا۔ اس سلسلہ میں سنڈے ٹیلیگراف اور ٹائمز لندن جیسے اخباروں میں بھی برمنگھم مسجد کا چرچا ہوا اور سنڈے ٹیلیگراف نے امام مسجد کو فٹ بالر امام لکھ کر مسلمانوں کا مذاق بھی اڑایا۔

دونوں فریقوں نے نا عاقبت اندیشی کا ثبوت دیتے ہوئے اخباروں میں بیانات کا سلسلہ شروع کر دیا جو ابھی تک جاری ہے۔ ادھر امام مسجد سے اختلاف رکھنے والے گروہ نے جمعیت کا فنڈ دینے سے انکار کر دیا اور اسی مسجد کے ساتھ نئی مسجد بنانے کا انتظام کر دیا۔ اس کا ذکر ٹائمز لندن میں آیا اور مقامی انگریزی اخباروں نے اسے خوب اچھالا۔ یہ نئی مسجد پچھلے اتوار ہی قائم کی گئی ہے۔

علامہ کے مخالفین نے الزام لگایا ہے کہ وہ امامت کی بجائے فٹ بال کھیلتا ہے اور مسجد کمیٹی میں اس نے پارٹی بازی کی بنا اس لئے ڈالی ہے تاکہ اپنے روزگار کو محفوظ رکھ سکے۔ یاد رہے امام مسجد کو بیس پونڈ کے قریب تنخواہ ہفتہ وار ملتی ہے۔

اسلام کی اس قسم کی مذمت کرنے کی بجائے اگر صحیح معنوں میں اسلامی شعار کو اپنانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے امام مسجد کو پہل کرنی چاہیئے کہ پاکستانیوں میں اتحاد کے وسیع تر مقصد کے لئے امام مسجد کے منصب سے رضاکارانہ علیحدگی اختیار کرے۔ اور پاکستانیوں میں انتشار کو ختم کرے۔ لیکن وہ اپنی ضد پر قائم ہے اور اسے ذاتی وقار کا سوال اسلئے بھی بنا لیا ہے کہ امامت اس کا ذریعہ معاش ہے۔ اور اس سے مذہبی لیڈر کی حیثیت بھی حاصل ہو گئی ہے۔ پاکستان میں علامہ خالد محمود کی نقل و حرکت پر پابندی عائد رہی ہے۔

نئی مسجد کا قیام پچھلے اتوار ہی عمل میں آیا ہے اور جہاں لوگ پہلے ہی پرانی مسجد کے لئے دو گروہوں ۔ ۔ میں بٹ گئے ہیں۔ ان سے یہ کیسے امید رکھی جا سکتی ہے کہ جامع مسجد کے قیام میں وہ تعمیری اور مثبت کردار ادا کر سکیں گے کاش یہ خود غرض اور خود ساختہ لیڈر اسلام کو یوں رسوا نہ کریں!۔

(منقول از روزنامہ نوائے وقت ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات میں سو فیصدی ادائیگی

مکرم مسعود احمد صاحب سیکرٹری مال فضل عمر فاؤنڈیشن پشاور کی اطلاع کے مطابق جن احباب نے اپنے پیشکردہ وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان احباب کو محض اپنے فضل سے دینی و دنیاوی انعامات اور فضلوں سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین۔

۱-	محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد خورشید خان صاحب	۹۰۰۰ روپے
۲-	مکرم خلیل احمد خان صاحب	۱۰۰۰ "
۳-	" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	۵۰۰۰ "
۴-	" مرزا مقصود احمد صاحب	۱۰۰۰ "
۵-	" ڈاکٹر داؤد احمد صاحب	۶۰۰ "
۶-	" الحاج ڈاکٹر چوہدری غلام اللہ صاحب	۶۰۲ "
۷-	" میجر احمد خان صاحب	۴۰۰ "
۸-	" مسعود احمد صاحب محمود و عبہ ہمشیرہ صاحبہ	۳۱۳ "
۹-	" امۃ الجمیل صاحبہ بیگم کرنل احمد خان صاحب منجانب والد صاحب محترم صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب	۳۰۰ "
۱۰-	" چوہدری بشیر احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ	۵۰۰ "
"	" مرزا نثار احمد صاحب فائق بی اے ہی مسیل	۲۰۰
۱۲-	" محمد اکرم صاحب مرحوم	۲۰۰
۱۳-	" قاضی عبد الکریم صاحب	۲۰۰
۱۴-	" شفیع اللہ صاحب	۲۰۰
۱۵-	" آئی اے زبیری صاحب	۲۰۰
۱۶-	" ڈاکٹر ملک مسعود احمد خان صاحب	۱۵۳
۱۷-	" سید محمد نور صاحب	۱۵۰
۱۸-	" غلام یٰسین صاحب	۱۱۲-۵۰
۱۹-	" مرزا بشیر احمد صاحب برادر مرزا مقصود احمد صاحب	۱۰۰
۲۰-	" امۃ العزیز صاحبہ بیگم خان شمس الدین صاحب	۱۱۰
۲۱-	" امۃ الوحید صاحبہ بنت " " "	۳۰
۲۲-	" امۃ الرفیق صاحبہ " " " "	۵
۲۳-	" نور جہاں بیگم صاحبہ " " " "	۵
۲۴-	" امۃ الباسط صاحبہ " " " "	۵
۲۵-	" ڈاکٹر انور ارجمند خان صاحب	۱۰۰
۲۶-	" چوہدری عبد الغفور صاحب	۱۰۰
۲۷-	" ریاض احمد خان صاحب گھمن	۱۰۰
۲۸-	" میاں عبد اللطیف صاحب	۱۰۰
۲۹-	" عبد السلام خان صاحب	۱۰۰
۳۰-	" صادقہ بیگم صاحبہ بنت عبد السلام صاحب	۲۰
۳۱-	" نعیمہ بیگم صاحبہ " "	۱۲
۳۲-	" اہلیہ خان صاحب محمد عجب خان صاحب	۱۰۰
۳۳-	" سعیدہ قانتہ بیگم صاحبہ	۶۵
۳۴-	" خلیل احمد صاحب اختر	۵۰
۳۵-	" چوہدری مشتاق احمد صاحب	۵۰
۳۶-	" فضل محمود صاحب	۴۵
۳۷-	" غلام رسول صاحب صدیقی	۴۰
۳۸-	" محمد یوسف صاحب مجوکہ	۴۰
۳۹-	" شمیم اختر صاحبہ بیگم کیپٹن نذیر احمد صاحب	۳۰
۴۰-	" حمید احمد صاحب	۲۷
۴۱-	مکرم محمد یوسف صاحب صراف	۲۵
۴۲-	" مراد احمد صاحب ابن نوشاد صاحب	۲۵
۴۳-	" رشید احمد صاحب صابر	۲۵
۴۴-	" اہلیہ عبد الباسط صاحب	۲۰
۴۵-	" عبد الحمید صاحب بٹ	۱۵
۴۶-	" مرزا بشیر احمد صاحب وکیل	۱۱
۴۷-	" اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد اسحاق صاحب	۱۰
۴۸-	" طاہرہ نسیم صاحبہ اہلیہ غلام رسول صاحب صدیقی	۵
۴۹-	" بشریٰ صاحبہ بنت محمد الطاف خان صاحب	۵
۵۰-	" امۃ اللہ صاحبہ اہلیہ چوہدری ناصر احمد صاحب	۵

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

جامعہ نصرت میں افتتاح یونین

۱۲ اکتوبر ۱۳۴۷ کو جامعہ نصرت میں یونین کے افتتاح کی تقریب عمل میں آئی سیدہ ام متین صاحبہ مہمان خصوصی تھیں۔ یونین کی سابق صدر امۃ الحی مرزا کے کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد اس تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد ایک نظم پڑھی گئی۔ پھر امۃ الحی مرزا نے اپنی صدارت کے دوران انعقاد پذیر ہونے والے اجلاس سالانہ مباحثہ جات (انگریزی۔ اردو) اور یونین کے تحت دوسرے کالجوں میں شریک ہونے اور انعام پانے والی طالبات اور فی البدیہہ تقاریر کی مختصر روداد پیش کی۔ نیز انہوں نے یہ بھی کہا کہ یونین کی کامیابی کا انحصار طالبات کے تعاون پر ہے۔ اگر صدر یونین کو طالبات کا تعاون حاصل نہ ہو تو یونین کے پروگرام کامیابی سے انجام پذیر نہیں ہو سکتے آخر میں محترمہ پرنسپل صاحبہ، یونین کی انچارج لیکچرر اور بعض دیگر لیکچرار کا شکریہ ادا کیا گیا۔ بعد ازاں سیدہ ام متین صاحبہ سے درخواست کی گئی کہ وہ یونین کی سال رواں کی نئی عہدیداران کا باقاعدہ تقرر فرمائیں سیدہ موصوفہ نے علی الترتیب صدر یونین، نائب صدر یونین، سیکرٹری یونین اور دیگر عہدیداران کو اپنے دست مبارک سے Badges لگاتے ہوئے باقاعدہ تقرر کا اعلان فرمایا۔

آخر میں آپ نے طالبات سے خطاب فرماتے ہوئے نئی عہدیداران کو مبارکباد دی اور یونین کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے طالبات کو ہدایت کی کہ وہ تعاون کرتے ہوئے یونین کو کامیاب بنائیں۔ بعد ازاں آپ نے جامعہ نصرت کے قیام کی اصل غرض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یہ کالج صرف ایف اے اور بی اے کی ڈگریاں حاصل کرنے کے لئے معرض وجود میں نہیں آیا صرف اس مقصد کے لئے ملک میں بیشمار کالج موجود ہیں۔ مگر اس درسگاہ کے قیام کی اصل غرض طالبات کی دینی تعلیم ہے اس درسگاہ سے فارغ التحصیل ہر طالبہ کو قرآنی تعلیمات کا ایک مکمل نمونہ ہونا چاہیئے آپ نے اس سلسلہ میں قرآنی آیات کی روشنی میں آگے بڑھنے اور اس تعلیم پر عمل کرنے کی تلقین فرماتے ہوئے دعا کی کہ ان تمام طالبات کو قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا ہو۔ اس تقریب کے اختتام پر مشروبات سے تواضع کی گئی۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

درخواست دعا

میرا لڑکا نام شبیر خان دونوں پاؤں پر چنبل کے نشان عمر ۱۴ سال قد ۵ فٹ آنکھ کے اوپر زخم کا نشان ایک ماہ سے گم ہے۔ وہ دماغی عارضہ میں مبتلا ہے۔ احباب دعا کریں کہ بچہ خدا تعالیٰ جلد از جلد ملا دے۔

از معشوق علی غیر احمدی چک ۲۴۲
سرشمیر روڈ ڈھیپی — ضلع لائلپور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب

کے سیٹ کی آخری جلد شائع ہو گئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے سیٹ کی آخری جلد روحانی خزائن جلد ۲۳ مشتمل بر چشمہ معرفت و پیغام صلح شائع ہو گئی ہے۔ الحمد للہ

اس سیٹ کے خریدار احباب سے درخواست ہے کہ اپنی جلد دفتر ہذا سے حاصل کر لیں یا بذریعہ خط اطلاع دے کر ڈاک کے ذریعہ منگوالیں اس صورت میں محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

مینجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

اذکروا موتکم بالخیر

عزیزہ فاطمہ مرحومہ

میری سب سے بڑی بیٹی عزیزہ فاطمہ زوجہ عطاء اللہ جان صاحب بھٹی کلرک دفتر الوصیت ربوہ مورخہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۶۸ء مطابق ۱۸ر رجب بروز جمعرات ۱۳۸۸ھ کو بعمر ۴۱ سال وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کر دی گئی ہیں۔ مرحومہ میں انسانی ہمدردی کی صفت بہت نمایاں تھیں ان کے خاوند عطاء اللہ جان صاحب بھٹی طبابت کا کام بھی کرتے تھے جو انہیں خاندانی ورثہ سے ملا تھا جب سے ان کے بزرگ ہندوؤں سے اسلام میں داخل ہوئے تھے ان کا خاندانی پیشہ طبابت ہی چلا آیا تھا۔ عزیزہ کے پاس اکثر ربوہ کی عورتیں اپنے بیمار بچوں کو لے کر آتیں تو وہ بغیر کسی معاوضہ کی خواہش کے علاج کرتیں۔ باہر سے دیہاتی عورتیں بھی اکثر اوقات علاج کے لئے آجاتیں تو وہ انہیں وقت پر کھانا وغیرہ بھی ہمیشہ کرتیں اور ان کا علاج بھی کرتیں۔ جلسہ سالانہ پر جب رشتہ دار اور برادری کے مرد اور عورتیں بعد بچوں کے آتیں اور ان کی رہائش کا کہیں انتظام نہ ہوتا تو وہ آپ کے مکان پر پہنچتے اور آپ اپنا گھر انہیں پیش کر دیتیں بعض اوقات چالیس سے پچاس تک مہمان بھی ہوتے دو وقت چائے کا انتظام اور صبح ناشتہ سب مہمانوں کو خود پکا کر بچوں کو دے دیتی اگر چھوٹے بچے کھانا مانگتے۔ تو وہ فوراً روٹی پکا کر بچوں کو دے دیتی کہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔

... میں ملازم تھا۔ مرحومہ کی عمر قریباً ساڑھے چار سال تھی۔ مرحومہ کی والدہ پڑھی لکھی نہ تھی مجھے بچی کو پڑھانے کا خیال ہوا۔ چونکہ دادا صاحب اور والد صاحب کی خدمت کرنے والا گھر میں کوئی نہ تھا میں اپنی بیوی کو ان کی خدمت میں چھوڑ آیا بچی کو مردان لے گیا تاکہ اس کے پڑھانے کا کوئی بندوبست کر سکوں۔ مردان میں حضرت میاں محمد حسن صاحب صحابیؓ برادر اصغر حضرت میاں محمد یوسف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچے بچیوں کے ساتھ عزیزہ دن بھر رہتی تھی عمر اس وقت پانچ سال سے کم ہی تھی شام کو میں اپنے مکان میں جہاں میں کھانا خود ہی پکا یا کرتا تھا لے جاتا اور رات کے وقت وہ میری گود میں ہی سوتی۔ اس کی تربیت کے لئے چھوٹی چھوٹی باتیں اسے بتاتا اور انگلی اٹھا کر آسمان کی طرف کر کے کہتا کہ وہاں اللہ تعالیٰ ہے۔ ایک روز چولہے پر ہنڈیا چڑھا کر میں نے بچی کو کہا کہ میں نماز پڑھ آؤں اور مکان کو باہر سے تالا لگا کر مسجد احمدیہ بخت گنج مردان چلا گیا۔ جب وہاں پہنچا تو ابھی اذان نہیں ہوئی تھی۔ میرے دل میں یکلخت یہ خیال پیدا ہوا کہ میں بچی کو چولہے کے آگے بٹھا آیا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ کپڑوں کو آگ لگ کر جل جائے۔ میں جلدی جلدی گھر پہنچا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ تو بچی نے فوراً مجھ سے پوچھا کہ ابا کیا آپ نماز پڑھ آئے ہیں؟ میں نے جواب میں کہا نہیں۔ اس بچی نے مجھ پر دوسرا سوال کر دیا ابا آپ سمجھے ہوں گے کہ فاطمہ اکیلی ہے۔ میں نے اس کا جواب ہاں میں دیا تو بچی کہنے لگی کہ ابا میں اکیلی نہیں ہوں اور آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر کہا کہ ابا وہ دیکھو خدا میرے پاس ہے۔

بچی کی یہ بات سن کر مجھے تسلی ہوئی اور مسجد چلا گیا اور تسلی سے نماز باجماعت پڑھ کر واپس لوٹا۔

مرحومہ خاوند کی نہایت فرمانبردار تھی۔

(خاکسار عبد الرحمٰن فضل دین ربوہ۔ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۶۸ء)

پیٹ کی تمام بیماریوں کا علاج

ھاضمون رجسٹرڈ چورن

تیار کردہ دواخانہ ھاضمون رجسٹرڈ

بالمقابل ایوان محمود گولبازار ربوہ

جملہ طبی ضروریات کے لئے اپنے قومی دواخانہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

کو یاد رکھیں جو صحت کی ضامن شہرۂ آفاق ادویات کا مرکز ہے

صدر صاحبان موصیان و سیکرٹریان مال توجہ فرمائیں۔

نظارت بہشتی مقبرہ کو موصیوں کے ریکارڈ کو جماعت وار ترتیب دینے کے لئے ہر جماعت کے موصی صاحبان (حصہ آمد و جائداد) کی فہرست مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ درکار ہے۔

نمبر شمار	نام موصی یا موصیہ	ولدیت یا زوجیت	نمبر وصیت	مکمل پتہ

صدر صاحبان موصیان و سیکرٹریان مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دفتر ہذا کو مطلوبہ فہرست مورخہ ۳۰ر اخاء ۱۳۴۷ ہش (مطابق ۳۰ر اکتوبر ۱۹۶۸ء) تک مہیا فرما کر مشکور فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

بواسیر کا ایک کیس

میں چند سال سے خونی بواسیر میں مبتلا تھا۔ چار خوراک کی ایک ڈبیہ پائلز کیور کی استعمال کی ..... اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی .... اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے

(اقتباس چٹھی چوہدری نذر محمد صاحب چیف اکاؤنٹنٹ کریسنٹ شوگر ملز اور بورے والا ضلع ملتان)

قیمت ...۱۰ روپے پمفلٹ اور نمونہ کی خوراک مفت حاصل کریں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۵۔۳ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ۔

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے وائٹ لیگہارن کی جدید ترین نسل کے بچے نکالنے والے انڈے اور ایک روزہ چوزے حاصل کریں ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے ریٹ انڈے چھ روپے درجن اور یکروزہ چوزے ۱۸ روپے فی درجن

(مینیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق

مینیجر

روزنامہ **الفضل** ربوہ

سے

خط و کتابت کیا کریں

درخواست دعا

میں دمہ اور پیشاب کی بیماریوں اور سردیوں میں عام طور پر تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد صادق فاروق۔ ربوہ)

جلاءِ نفس ہمیشہ ذکرِ الٰہی سے ہوتا ہے

اپنے اوقات کا ایک بڑا حصہ ذکرِ الٰہی اور دعاؤں میں صرف کیا کرو

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ القریش کی تفسیر کرتے ہوئے فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ کی آیت کے تحت فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت جب ظلّی رنگ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی جماعت ہے اور ظلِ محمد پر ایمان لا کر ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں شامل ہو چکے ہیں تو ہمیں بھی وہی کچھ کرنا پڑے گا جو صحابہؓ نے کیا۔ اللہ تعالےٰ ان آیات میں زمانہ محمدی کے لوگوں سے کہتا ہے

فليعبدوا رب هذا البيت

تم کو چاہیئے کہ تم عبادتوں میں اپنا وقت لگاؤ اور ذکرِ الٰہی کی عادت ڈالو۔ یہی کام احمدیوں کا ہے مگر افسوس ہے کہ احمدیوں نے اب تک اس مقام کو نہیں پایا۔ کتنے احمدی ہیں جو اس معیار پر پورے اترتے ہیں۔ بے شک دوسروں سے زیادہ چندہ دینے والے احمدی موجود ہیں مگر چندہ سے تو دین نہیں چلتا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

فليعبدوا رب هذا البيت

کہ دین کی ترقی تو نفس کی صفائی اور عبادت کی کثرت سے ہوتی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ ذکرِ الٰہی اور عبادت کی طرف بہت ہی کم توجہ ہے۔ فرض نمازیں بے شک وہ دوسروں سے زیادہ ادا کرتے ہیں مگر ذکرِ الٰہی کرنا، مساجد میں بیٹھنا، راتوں کو اٹھ کر تہجد ادا کرنا، اعتکاف کرنا یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے اور جو نفس کی اصلاح کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ مگر ہماری جماعت کی توجہ ان کی طرف بہت کم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعائیں کیں اُن میں بھی آتا ہے کہ الٰہی تیرے لئے اعتکاف کرنے والے، رکوع اور سجدہ کرنے والے، لوگ اور ذکر الٰہی اور عبادت میں اپنا وقت گزارنے والے لوگ میری اولاد میں ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں مگر میں کہتا ہوں کہ احمدیوں کو اس طرف بہت کم توجہ ہے۔ حالانکہ جب تک ان باتوں کی طرف توجہ نہ ہو انسان کا نفس کبھی جلا نہیں پاتا۔ جلاء نفس ہمیشہ ذکرِ الٰہی سے ہوتا ہے۔ نمازوں کے متعلق بھی میں دیکھتا ہوں کہ اس امر کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی کہ نمازیں آہستگی کے ساتھ پڑھی جائیں۔ لوگ سنتیں جلدی ختم کرکے مسجد سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہماری جماعت کے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ٹھہر ٹھہر کر نمازیں پڑھا کریں اور اپنے اوقات کا ایک بڑا حصہ ذکرِ الٰہی اور دعاؤں میں صرف کیا کریں۔ اور دوسرے مسلمانوں سے بھی انہیں یہی کہنا چاہیئے کہ وہ عبادت اور ذکرِ الٰہی پر زور دیں کیوں کہ اسلام کی اصل ترقی ذکرِ الٰہی اور عبادت پر زور دینے سے ہی ہو گی

تاریخوں سے ثابت ہے کہ جب رومی سفیر مسلمانوں کی حالت دیکھ کر واپس گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ آپ مسلمانوں کے مقابلہ میں جیت نہیں سکتے۔ اس نے پوچھا کیوں! رومی سفیر نے جواب دیا کہ وہ تو سارا دن لڑتے اور ساری رات اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے ہیں وہ آدمی نہیں بلکہ جن معلوم ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت پر زور دینا ایسا نور پیدا کر دیتا ہے جس سے انسان کو پہلے اپنے نفس پر تسلط حاصل ہوتا ہے اور پھر وہ دنیا کی طاقتوں کو مغلوب کر لیتا ہے۔

آج کل کے لوگ مغربی تہذیب کے ماتحت یہ سمجھتے ہیں کہ ذکرِ الٰہی وغیرہ کرنا اور مصلّے پر بیٹھے رہنا وقت کو ضائع کرنا ہے حالانکہ یہ مصلّے پر بیٹھ کر ذکرِ الٰہی کرنے والے ہی تھے جنہوں نے بارہ سال کے اندر اندر آدھی دنیا تہ وبالا کر دی۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ مصلّے پر بیٹھنے سے وقت ضائع نہیں ہوتا بلکہ انسان کو ایسی برکت ملتی ہے کہ وہ بڑے بڑے کام تھوڑے سے وقت میں کر لیتا ہے۔ پس مصلّے پر بیٹھنے کے معنے نکمے پن کے نہیں بلکہ درحقیقت اس سے ایسی طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور دل میں اس قسم کا نور پیدا ہو جاتا ہے کہ تھوڑے سے وقت میں انسان بڑے بڑے کام کر لیتا ہے اگر تین گھنٹے وہ ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتا ہے تو بظاہر اس کے تین گھنٹے وقت میں سے کم ہو جائیں گے مگر انہی تین گھنٹوں کی بدولت وہ آٹھ گھنٹوں میں وہ کچھ کام کرلے گا جو دوسرے ۲۴ گھنٹوں میں بھی نہیں کر سکیں گے پس عبادت کی کثرت تہجد اور ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ کرو اور اپنی زندگیاں اللہ دین کی خدمت کے لئے وقف کرو" (تفسیر کبیر جلد ۱۰ تفسیر سورۃ القریش)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

تقسیم اسناد میں گورنر موسیٰ کی تقریر

لائل پور ۲۳ اکتوبر۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ پاکستان کی خوشحالی کا زیادہ تر انحصار خوط زرعی معیشت پر ہے۔ اس لئے ملک کے زرعی وسائل کو جدید سائنسی خطوط پر ترقی دینے کی موثر کوشش ہونی چاہیئے۔ فنی اور پیشہ ورانہ شعبوں میں تربیت یافتہ افراد کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ چوتھے پنجسالہ منصوبہ میں ان شعبوں کی ترقی پر سب سے زیادہ توجہ دی جائے گی۔ وہ مغربی پاکستان زرعی یونیورسٹی لائل پور میں تیسرے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد کے موقعہ پر صدارتی تقریر کر رہے تھے۔

صدر ایوب تربیلا بند کی تعمیر کا افتتاح کریں گے

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ صدر ایوب خان عظیم تربیلا بند کی تعمیر کے لئے زمین کی کھدائی کے کام کا افتتاح ۱۴ نومبر کو کریں گے۔ اس سلسلہ میں تمام ضروری انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ تشکیل دیا جا رہا ہے۔ بند کی تعمیر پر چار ارب بیس کروڑ روپے لاگت آئے گی۔ اس تقریب میں شرکت کے لئے ایک ہزار مہمانوں کو دعوت نامے ارسال کر دیئے گئے ہیں ان مہمانوں میں اہم شخصیات غیر ملکی سفیر عالمی بنک کے نمائندے، مرکزی وصوبائی وزراء مختلف سرکاری محکموں اور تجارتی اداروں کے سربراہ اور ملکی و غیر ملکی صحافی شامل ہیں جن میں خاص طور پر قابل ذکر دونوں صوبائی گورنر مسٹر محمد موسیٰ خان اور مسٹر عبدالمنعم خان، چیف سیکرٹری مسٹر ایس آئی حق، عالمی بنک کے صدر مسٹر میکنمارا کے نام ہیں۔

خلائی جہاز اپالو ہفتم بحفاظت اتار لیا گیا

واشنگٹن ۲۳ اکتوبر امریکہ کا خلائی جہاز اپالو ہفتم کل گیارہ روز کی خلائی پرواز کے بعد بحر اوقیانوس میں اتار لیا گیا۔ جہاز کل دوپہر سے پہر جزائر برمودا کے قریب سمندر میں اتارا گیا۔ امریکہ کا ایک طیارہ بردار جہاز خلائی جہاز کو حفاظت سے اتارنے کے لئے مقررہ مقام پر موجود تھا۔ خلائی جہاز کے اترنے کا منظر ٹیلی ویژن کے ذریعے امریکہ اور یورپ کے دوسرے ممالک میں دکھایا گیا۔

اپالو ہفتم گیارہ روز قبل خلاء میں بھیجا گیا تھا۔ اس میں تین خلا باز سوار تھے خلا میں انہوں نے مختلف تجربے کئے ان کی مدد سے انسان کو چاند پر اتارنے کی کوشش کی جائے گی۔

مسجد ابراہیمی کی بے حرمتی کے خلاف عرب طالبات کا شدید احتجاج

تل ابیب ۲۳ اکتوبر۔ مقبوضہ اردن کے شہروں رملہ، نابلس اور جنین میں کل عربوں پر یہودیوں کے مظالم اور متبرک مقامات کی بے حرمتی کے خلاف سکولوں کی طالبات نے جلوس نکالے تینوں شہروں میں طالبات کے سکول بند کر دیئے گئے۔ اور یہودی حکام نے پولیس کو حکم دیا ہے کہ مظاہرہ کرنے والوں کو تشدد کے ذریعے منتشر کیا جائے تاکہ مظاہروں میں شدت پیدا نہ ہو۔ کل صبح جنین میں کوئی اسی طالبات نے جن کے ساتھ ۱۲ عرب خواتین بھی تھیں حبرون کی مسجد ابراہیم کی بے حرمتی کے خلاف جلوس نکالا۔

درخواستِ دعا

محترم ماسٹر محمد الدین صاحب آف گوجرہ ضلع لائل پور کو کئی سالوں سے معدہ میں تکلیف تھی مگر ایک عرصہ تک تو اصل مرض کی تشخیص نہ ہو سکی پچھلے دنوں ماہر ڈاکٹروں نے بتایا کہ معدہ کے اندر پھوڑا ہے اور اس کا اپریشن ہونا چاہیئے چنانچہ ۱۹/۱۰/۶۸ کو میو ہسپتال میں ماسٹر صاحب موصوف کا کامیاب اپریشن ہو گیا۔ انہیں تین بوتل خون اور آکسیجن بھی دی گئی اب طبیعت اچھی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مختار احمد ہاشمی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲